Vol. 5 No.3 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی اشاعت اور برنی صاحب کی کاوشیں: تحقیقی جائزہ

PUBLICATION OF IQBAL'S LETTERS AND BURNI'S EFFORTS: RESEARCH REVIEW

ڈاکٹر محمد عامر اقبال

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سیال کوٹ

ڈاکٹر سبینہ اویس اعوان

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج وومن یونی ورسٹی، سیال کوٹ

ABSTRACT: Experts have made Iqbal's thought the subject of their research. This is how Iqbal's thoughts have grown. Syed Muzaffar Hussain Burni of India was the grandfather of Iqbal's thought. He has held high government positions. Despite his responsible engagements, he played an important role in the expansion of Iqbal's thought. He arranged Iqbal's letters. He has also pointed out errors in the letters. This is due to editing and publishing. He carefully read the available texts of the letters. He has also included collections of other experts in the layout of the letters. They have also been used and cited. Objections have also been raised in some places. He has also presented arguments and reasons. He has also arranged the footnotes. We are grateful to him because he made access to Iqbal's letters very easy. Due to his efforts, ways have opened up for research and criticism and new sources have become available to Iqbal's thought.

KEYWORDS: Mr. Burni’s valuable services to the faculty of letters

تلخیص:

ماہرین نے فکرِ اقبال کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ اس طرح اقبال کے افکار پروان چڑھے ہیں۔ ہندوستان کے سید مظفر حسین برنی فکرِ اقبال کے دل دادہ تھے۔ آپ اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں پر تعینات رہے۔ ذمہ دارانہ مصروفیات کے باوجود آپ نے فکرِ اقبال کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے اقبال کے خطوط کو تاریخی ترتیب دی۔ آپ نے خطوط میں آنے والی غلطیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ یہ تدوین اور اشاعت کی وجہ سے سرزد ہوئی ہیں۔ آپ نے خطوط کے دستیاب متون کا بغور مطالعہ کیا۔ خطوط کی ترتیب میں آپ نے دیگر ماہرین کے مجموعہ جات کو بھی سامنے رکھا ہے۔ ان سے استفادہ بھی کیا ہے اور ان کے حوالے بھی دیے ہیں۔ کچھ جگہوں پر اعتراضات بھی آٹھائے ہیں۔ آپ نے دلائل بھی پیش کیے ہیں اور وجوہات بھی بیان کی ہیں۔ آپ نے حواشی کا بھی بھرپور اہتمام کیا ہے۔ آپ کی بدولت اقبال کے خطوط تک رسائی نہایت آسان ہوئی ہے۔ تحقیق و تنقید کے لیے راہیں کشادہ ہوئی ہیں اور فکرِ اقبال کو نئے مآخذ دستیاب ہوئے ہیں۔

کلیدی الفاظ:

کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کے لیے برنی صاحب کی گران قدر خدمات

فکرِ اقبال کے مطالعے کا ممتاز مرتبہ اس انداز سے قابلِ تحسین ہے کہ مقتدر دانشوروں نے ہر دور میں اسے موضوعِ اظہار بنایا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اقبال کے فکر و فلسفہ نے سماج کو متاثر بھی کیا ہے اور اس کی دوسری کوئی مثال مشکل سے ہی سامنے آتی ہے۔ اقبال نے خود بھی دانش و بینش کی منہاج قائم کرنے میں گراں قدر صلاحیتیں صرف کی ہیں۔ ان سے بہ قدرِ ظرف فیض کا حصول اہلِ نظر کے لیے ناگزیر ثابت ہوا ہے۔ عہدِ اقبال سے تاحال کے صاحبانِ فکر و نظر کی فہرست پر نگاہ ڈالیں تو یہ حقیقت روشن تر دکھائی دے گی کہ اقبال سے الفت اور اقبالیات سے شغف کے بغیر عرفانِ نظر کا حصول ممکن نہیں۔ چشمِ بصیرت کا یہ فہم و ادراک سہل نہیں ہے۔ اقبال کے ممکنات کی دنیا

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

دعوتِ فکر کی دستک سے دلوں کو مرغوب بھی کرتی ہے اور تحقیق و تنقید کی ترغیب بھی دیتی ہے۔ اس طرح ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ہمارے ذکر و فکر کی پہچان ہی اقبال سے ہے۔

اقبال شناسوں کے گراں قدر قبیلے میں سید مظفر حسین برنی کا نام بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آپ نے اقبال کے خطوط کو چار جلدوں میں تاریخی ترتیب دے کر محفوظ کیا۔ آپ ہندوستان میں اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ ذمہ داریوں کی شدید مصروفیات کے باوجود اقبال سے شغف قائم رہا۔ اقبال کے خطوط کا مطالعہ حیرت کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ موضوعات کی فراوانی علم و ادب اور فکر و فلسفہ کی مستند دستاویز بن کر سامنے آتی ہے۔ اقبال کے خطوط نغمۂ نو بہار کی طرح نشاط انگیز بھی ہیں اور قلب و نظر کے لیے سوز و اضطراب کا سرچشمہ بھی۔

سید مظفر حسین برنی نے اقبال کے خطوط مرتب کیے تو ماہری ن نے مختلف قسم کی رائیں دیں۔ آپ کی مرتب کردہ کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی دوسری جلد کے حوالہ سے یہ بات منظرِ عام پر آئی:

> "اردو اکادمی دہلی نے کلیاتِ مکاتیبِ اقبال جلد دوم کے نام سے شائع کی ہے اس کے مرتب سید مظفر حسین برنی ہیں افسوس یہ ہے کہ یہ مجموعہ جہاں ایک طرف مرتب کی محنت اور کاوش کا ثبوت مہیا کرتا ہے وہاں بعض جگہ اس کی سہل انگاری کا بھی کھلا اعلان کرتا ہے ستم یہ ہے کہ متعدد مقامات پر اصل خطوط کے عکس شامل ہیں مگر نقلِ حرفی اصل متن سے مطابقت نہیں رکھتی اور بعض فاش غلطیاں جو اقبالنامہ (شیخ عطاءاللہ) میں موجود تھیں، من و عن یہاں بھی دہرائی گئی ہیں " (۱)

"اقبال نامہ" مرتبہ شیخ عطاءاللہ کی تو بہت سی غلطیاں منظرِ عام پر آئی ہیں۔ ان میں سے سید مظفر حسین برنی کی کلیاتِ مکاتیبِ اقبال جلد دوم میں درج ذیل چند اغلاط سامنے آئی ہیں۔ ۱۵ مئی ۱۹۱۹ء کو اسلم جیراجپوری کے نام لکھا گیا ایک خط ہے جس میں اقبال نے "ابنِ ندیم" استعمال کیا ہے اور اس کے عکس سے یہ واضح بھی ہے۔ مگر جیسا کہ پہلے اقبال نامہ جلد اول میں ابنِ حزم لکھا ہے تو سید مظفر حسین برنی نے بھی ویسا ہی لکھ دیا۔ اس کے بارے میں نقاد فرماتے ہیں:

> "حیرت اور افسوس اس بات کا ہے کہ کلیاتِ مکاتیبِ اقبال جلد دوم میں بھی "ابنِ حزم" کی فہرست درج ہے۔ ۴۷ برس بعد دوبارہ شائع ہونے والا مکتوب بھی صحتِ متن سے محروم ہے " (۲)

اسی طرح اقبال نامہ جلد اول مرتبہ شیخ عطاءاللہ میں سید سلمان ندوی کے نام ۱۴' اکتوبر ۱۹۲۴ء کا ایک خط ہے جس میں لکھا ہے:

> "اگر وحی نازل ہوتی تو اس کے مطابق مسائل کا جواب"

کلیاتِ مکاتیبِ اقبال جلد دوم ۵۵۲ میں بھی مسائل درج ہے جبکہ اس کے عکس سے واضح ہے کہ لفظ "اگر وحی نازل ہوتی تو اس کے مطابق سائل کا جواب۔ سید سلمان ندوی کے نام ۲۴' اپریل ۱۹۲۶ء کا ایک خط ہے جس میں لکھا ہے۔

> "شہادت کی روسے ولد الحرام قرار پاتا ہے"

اگر اس خط کے عکس پر غور کیا جائے تو شاید یہ تحریر ان الفاظ میں واضح ہے کہ:

> "قرار پا جاتا ہے"

تحسین فراقی نے بھی شاید اس غلطی کو دہرایا ہے کہ جو مسلسل چلی آرہی ہے۔ اور سہل انگاری کے اس مرض میں مبتلا ہوگئے کہ جو دوسروں سے منسوب کرتے تھے۔ خط کے عکس سے واضح پڑھا جاتا ہے کہ "قرار پا جاتا ہے" شاید عکس میں بھی فرق ہو؟

سید سلمان ندوی ہی کے نام ۲۳' دسمبر ۱۹۲۰ء کا لکھا ہوا اقبال کا ایک خط ہے جو اقبال نامہ جلد اول میں پایا جاتا ہے۔ سید مظفر حسین برنی کی کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی جلد دوم میں بھی یہ دستیاب ہے۔ مکتوب میں اقبال نے ایک موضوع حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کس کمال کا یہ شعر درج کیا تھا؟

ایں تصرف ہائے من در شعر من ـ کلمینی یا حمیرائے من است

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اقبالؔ نے لکھا تھا کہ "کمال کا شعر کیا مزے کا ہے" اب سوال یہ ہے کہ کون کمال ہو سکتا ہے۔ کیونکہ فارسی میں کمال نام کے متعدد لکھنے والے گزرے ہیں مثلاً کمال الدین رنجانی، کمال الدین اصفہانی، کمال ترجتی، کمال فراغی، کمال خجندی۔ اقبال کے خط کا عکس سید مظفر حسین برنی نے بھی شائع کیا ہے جس سے واضح ہو تا ہے کہ خط میں محض کمال نہیں لکھا تھا بلکہ خجندی لکھا تھا۔ اور سید مظفر حسین برنی نے حواشی میں اس کی پوری وضاحت درج کی ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض کی کتاب "اقبال اور فارسی شعراء" میں یہ وضاحت بھی کی گئی تھی کہ کمال خجندی کے مطبوعہ دیوان میں "تصرف ہا" کی جگہ "تکلف ہا" ملتا ہے۔

> "حیرت کی بات یہ ہے کہ کلیاتِ مکاتیبِ اقبال جلد دوم میں اقبال کے سید سلمان ندوی کے نام ۲۳ دسمبر ۱۹۲۰ء کے اس مکتوب کا کامل عکس بھی شامل ہے اور اس میں صاف کمال خجندی لکھا ہوا ہے مگر مرتب کی معمول کی سہل انگاری باعث خجندی کا لاحقہ نقل حرفی میں جگہ نہیں پا سکا" (۳)

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ سید مظفر حسین برنی نے اقبال کے خطوط کو مرتب کیا ہے۔ اس میں اقبال نے کس خط میں کیا کہا ہے؟ اس کے املا کی غلطیاں، الفاظ میں روزمرہ اور محاورہ کی غلطیاں ایک علیحدہ موضوع ہے جس پر تحقیق کی راہیں کھلی ہیں۔ اُس تحقیق میں یہ بات واضح ہو سکتی ہے کہ اقبال نے فلاں لفظ یا فلاں بات غلط لکھی ہے۔ اس پر تحقیق کی جائے اور اصلاح کی جائے۔

صرف سید مظفر حسین برنی کے مرتب کردہ خطوط کے مجموعہ جات کو ہدفِ تنقید نہ بنایا جائے جہاں تک سید مظفر حسین برنی کی کاوش ہے تو اس سے تحقیق کے لیے بہت سا مواد میسر آ سکتا ہے۔

اس خط میں شامل حدیث ہی کو لیجیے۔ دوسری جلد کے حواشی میں اقبال نے اس کی وضاحت کا آغاز کیا ایک ہی صفحہ کے بعد اس کی وضاحت نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ پھر کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی جلد چہارم میں سید مظفر حسین برنی نے تصحیح نامہ جلد چہارم درج کیا ہے جہاں سے وضاحت ملتی ہے کہ:

> "جن روایتوں میں یہ آیا ہے کہ حضور رسالت پناہؐ کبھی کبھی حضرت عائشہؓ کو "یا حمیرا" (گوری چٹی عورت) کہا کرتے تھے۔ وہ محدثین کے نزدیک سنداً ثابت نہیں۔ بلکہ ابنِ قیم نے لکھا ہے کہ یہ حدیث جھوٹی اور گھڑی ہوئی ہے۔ یہ حدیث، احادیث کے مستند مجموعوں مثلاً صحاح ستہ مسند داری، موطا ابنِ مالک اور سند امام حنبل میں موجود نہیں۔ محدثین نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے" (۴)

غرض اس صفحہ پر سید مظفر حسین برنی نے اس خط کے حوالہ سے دیگر کئی اغلاط کی اصلاح کی ہے۔ اگر حواشی میں موجود فہرست پر غور کیا جائے تو جلد اول ۵۰ میں دو سو گیارہ (۲۱۱) اور جلد دوم ۵۱ میں (۲۰۵) شخصیات کے متعلق معلومات درج ہے۔ اگر صرف اس فہرست پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کس قدر محنت اور جانفشانی سے سید مظفر حسین برنی نے یہ حصہ مرتب کیا ہے جو واقعی اردو زبان و ادب کے لیے خاصے کی چیز ہے۔

سید مظفر حسین برنی کے حواشی کی ترتیب میں جن شخصیات کا ذکر نہیں کیا ان کے بارے میں لکھا بھی ہے کہ تلاش و کاوش کے باوجود چند مکتوب الیہ پر حواشی مرتب نہ ہو سکے کہ ان کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکی مثلاً (۱) انوری بیگم۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۹ء (۲) ڈاکٹر محمد رفیع الدین۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۳ء (۳) بی بی آمنہ۔ ۲۳ جون ۱۹۲۳ء

ابو محمد مصلح کی "قران تحریک" کے حوالہ سے سید مظفر حسین برنی نے لکھا کہ:

> "اقبال سفر مدارس کے بعد جنوری ۱۹۲۹ء میں حیدر آباد دکن پہنچے تو ابو محمد مصلح نے نواب نذیر جنگ بہادر کے ہمراہ اقبال سے ملاقات کی اور انہیں اپنی "تحریکِ قرآن" کے مقاصد سے آگاہ کیا۔ بعد میں قیام حیدر آباد کے دوران میں اقبال نے "تحریکِ قرآن" کا لٹریچر بھی دیکھا اور ابو محمد مصلح کو خط بھی لکھا۔ اس کی تاریخ نہیں تھی۔ تاریخ کے حوالہ سے صابر کلوروی نے لکھا کہ اس خط کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط علامہ کے دورہ میسور سے واپسی کے بعد لکھا گیا اور خط لکھتے وقت سفر میسور کے مشاہدات تازہ تھے لیکن اس میں یہ کہنا درست نہیں کہ اقبال نے دسمبر

۱۹۲۸ء میں میسور کا دورہ کیا تھا۔ اور ۱۸' فروری ۱۹۲۹ء سے پہلے واپس آ گئے تھے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود جلد سوم ص ۳۵۳۔۳۶۸ میں لکھا کہ اقبال کا جنوبی ہند کا سفر اوائل جنوری ۱۹۲۹ء سے شروع ہوا اور ۱۹ جنوری ۱۹۲۹ء کو اقبال واپس لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ لہٰذا یہ خط جنوری ۱۹۲۹ء کے اواخر یا فروری ۱۹۲۹ء کے اوائل میں لکھا گیا ہو گا " (۵)

اس طرح سید مظفر حسین برنی نے بلا تاریخ خطوط کی تاریخ طے کرنے کے لیے بہت مطالعہ اور تحقیق سے کام لیا ہے۔ ایک خط ایڈیٹر انقلاب کے نام ہے جو بلا تاریخ ہے۔ اس کے بارے میں سید مظفر حسین برنی لکھتے ہیں کہ دسمبر ۱۹۲۸ء میں اقبال نے مدراس کا سفر اختیار کیا۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی اور چودھری محمد حسین آپ کے ہمراہ تھے۔ مدراس میں آپ نے انجمن خواتین اسلام کے استقبالیے (منعقدہ ۷' جنوری ۱۹۲۹ء) بمقام ٹاکرس گارڈن میں شرکت کی۔ انجمن خواتین نے اقبال موصوف کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کیا۔ جواباً اقبال نے اسلام میں عورتوں کی حیثیت کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ انقلاب میں اس کی رپورٹ شائع ہوئی جو نامکمل تھی۔ یہ وضاحتی خط، اس ضمن میں ایڈیٹر انقلاب کو لکھا گیا۔ خط پر کوئی تاریخ درج نہیں لیکن اندازہ ہے 19 کہ ۱۸' ۱۹ فروری کو لکھا گیا۔

سید مظفر حسین برنی نے مدراس کے سفر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

" مدراس کا سفر اوائل جنوری ۱۹۲۹ء میں کیا نہ کہ دسمبر ۱۹۲۸ء میں جیسا کہ رفیع الدین ہاشمی نے مندرجہ بالا نوٹ میں تحریر کیا ہے " (۶)

بعض حواشی میں سید مظفر حسین برنی کے مکتوب الیہم کو خط لکھنے کی وجہ بھی بیان کی ہے مثلاً ۱۹' اپریل ۱۹۲۹ء کو شیخ دین محمد کے نام خط کے حوالہ سے برنی صاحب نے لکھا کہ:

" ۱۹۲۹ء میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا ممبر منتخب ہو جانے کے بعد شیخ محمد دین لاہور منتقل ہو گئے۔ اس زمانے میں لاہور ہائی کورٹ کے ایک کلرک منشی فضل محمد، ان کے ہاں ملازمت کے خواہاں ہوئے اور چاہا کہ علامہ اقبال، شیخ صاحب سے ان کا تعارف کرا دیں۔ اس ضمن میں علامہ نے شیخ محمد دین کو یہ خط لکھا " (۷)

محمد دین فوقؔ کے نام لکھے گئے خط کی تاریخ طے کرنے کے حوالہ سے برنی صاحب رقم طراز ہیں:

" انوارِ اقبال' میں اس خط کی تاریخ ۲۰' اپریل ۱۹۲۹ء درج ہے۔ عکس اور ڈاک خانہ کی مہر سے ۳۰ اپریل ۲۹ء پڑھا جاتا ہے چنانچہ اس خط کی تاریخ ۰۳' اپریل ۹۲۹۱ء طے کی گئی ہے " (۸)

لمعہ کے نام خطوط متنازع حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ اس بحث سے قطع نظر متن کی درستی کے حوالہ سے ڈاکٹر عباس علی خاں لمعہ حیدر آبادی کے نام ۷' مئی ۱۹۲۹ء کے خط کے حوالہ سے برنی صاحب حواشی میں نوٹ دیتے ہیں:

" اقبال نامہ اول (ص۔ ۲۶۶) اور روحِ مکاتیبِ اقبال کے متن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ عکس کے مطابق روحِ مکاتیبِ اقبال (ص۔ ۳۸۶) کا متن زیادہ صحیح ہے " (۹)

سید نذیر نیازی کے نام ایک خط کی تاریخ کے حوالہ سے برنی صاحب لکھتے ہیں کہ مکتوباتِ اقبال میں اس خط کی تاریخ ۱۲' ستمبر درج ہے جب کہ عکس میں ۱۳ ستمبر واضح نظر آتا ہے یہ خط سید نذیر نیازی کے نام ۱۳' ستمبر ۲۹ء کو لکھا گیا۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے نام خط کی تاریخ کے حوالہ سے برنی صاحب لکھتے ہیں کہ سید سلیمان ندوی کے نام مکتوب محررہ ۲۲' ستمبر ۱۹۲۹ء کے مندرجات کی روشنی میں یہ خط اس کے بعد لکھا گیا ہو گا مگر عکس میں واضح طور سے ۲' ستمبر ہی پڑھا جاتا ہے اور یہی اقبال نامہ (اول) میں ہے اغلب ہے کہ علامہ سے تاریخ کے اندراج میں سہو ہوا ہے۔

شاکر صدیقی کے نام ۲۹' اکتوبر ۲۹ء کے مختصر خط کے حوالہ سے برنی صاحب نے وہ وضاحت بھی درج کی ہے یہ خط کس بات کی روشنی میں لکھا گیا۔ برنی صاحب کہتے ہیں :

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"شاکر صدیقی نے اپنے خط میں پوچھا کہ "اشکِ ندامت" کو "کوہِ نور" سے تشبیہ دینا درست ہے یا نہیں۔ اقبال نے اسی خط کی پشت پر یہ فقرہ لکھ کر واپس بھیج دیا۔ "میری رائے میں یہ استعارہ درست نہیں" (۱۰)

اقبال نے ۳جنوری ۱۹۳۰ء کو ایک خط حمید اللہ انصاری کے نام لکھا۔ سید مظفر حسین برنی نے ان کا مختصر حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ یہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے رجسٹرار تھے۔ کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی جلد سوم میں کچھ خطوط ایسے بھی ہیں کہ جن کی تاریخ سید مظفر حسین برنی نے تبدیل کر کے انہیں کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی جلد چہارم میں شامل کیا ہے۔

تاریخ کے حوالہ سے چونکہ کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کو مرتب کیا گیا ہے اس لیے سید مظفر حسین برنی نے تاریخ طے کرنے کے حوالہ سے مستند معلومات حاصل کی ہیں مثلاً سید نذیر نیازی کے نام ۲۷' اپریل ۱۹۳۰ء کے ایک خط کے حوالہ سے برنی لکھتے ہیں کہ

عکس کے مطابق اس خط کی تاریخ ۲۷' اپریل ۱۹۳۰ء ہے لیکن متن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خط ۱۶' اپریل سے پہلے لکھا گیا ہو گا۔ ان دونوں تاریخوں میں سے کسی ایک میں علامہ سے سہو ہوا ہے۔ رفیع الدین ہاشمی (تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ 'ص۔۲۳۸) کا خیال درست معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ۶'مئی ہونا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ ۶'مئی کی جگہ ۶' اپریل سہواً لکھ گئے ہیں۔

اقبال نے ۱۰مئی ۳۰ء کو ایک خط مولوی صالح محمد ادیب تونسوی کے نام لکھا جس میں "کسی عرس" کا حوالہ تھا۔

سید مظفر حسین برنی کی تحقیق بتاتی ہے کہ اقبال نے پاک پتن شریف میں ہونے والے عرس کا ذکر کیا تھا۔

اقبال کے خط کا کوئی کوئی حصہ مرتبین نے شائع بھی نہیں کیا مثلاً مولوی صالح محمد ادیب تونسوی کے نام ۳۰مئی ۳۰ء کے ایک خط میں آخری حصہ اقبال نامہ دوم (ص ۳۷۰۔۳۷۲) میں محذوف تھا۔ برنی صاحب نے اس عبارت کا جزوی عکس رفیع الدین ہاشمی کی کتاب تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ (ص۔۲۲۹) سے حاصل کیا اور لکھا:

"اس تالیف میں شامل کر لیا گیا ہے" (۱۱)

اقبال کا ایک غیر مدون خط سید محمد حنیف کے نام ۲۱' جولائی ۱۹۳۰ء کو لکھا گیا۔ ۱۹۳۰ء میں جب پنجاب لجسلیٹو کونسل کی رکنیت کی مدت ختم ہوئی اور از سرِ نو انتخابات کا مرحلہ سامنے آیا تو اس مرتبہ اقبال نے کسی وجہ سے یہ طے کیا کہ انبالہ سے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرائیں۔ اس کے لیے انہوں نے میر غلام بھیک نیرنگ سے خط و کتابت کی۔ میر نیرنگ نے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ میں سید محمد حنیف ایڈوکیٹ سے رابطہ قائم کیا جائے۔ سید محمد حنیف' میر نیرنگ کے قابلِ اعتماد دوستوں میں سے تھے اور انبالہ کے مسلمانوں میں بڑی قدر کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اقبال نے میر نیرنگ کی تجویز پر انہیں خط لکھا۔ یہ خط اپنے تاریخی پس منظر کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مولوی محمد یعقوب کے نام ایک بلا تاریخ خط کے حوالہ سے برنی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کا اجلاس لکھنؤ میں اگست میں ہونا قرار پایا تھا لیکن بعض وجوہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا جس کا ذکر اگلے خطوں میں آیا ہے۔ یہ خط یکم اگست کا تحریر کردہ ہے" (۱۲)

بعض جگہ خطوط میں الفاظ صاف ہونے کے باوجود درست نہیں لکھے گئے مثلاً سید نذیر نیازی کے نام ۱۱' دسمبر ۱۹۳۰ء کے ایک خط میں خطوطِ اقبال مرتبہ رفیع الدین ہاشمی میں "تصورات" درج ہے جب کہ عکس میں صاف "استفسارات" پڑھا جاتا ہے۔

سید مظفر حسین برنی نے خطوط کا پورا پورا عکس مدِ نظر رکھا ہے اور پورا خط شامل کیا ہے مثلاً سید نذیر نیازی کے نام ۱۹' اپریل ۱۹۳۱ء کے خط میں ایک عبارت مزید لکھی تھی۔ خط کی یہ عبارت "مکتوبِ اقبال" میں حذف ہے جبکہ برنی صاحب نے عکس کے مطابق خط کا پورا متن پیش کیا ہے۔ اس کا عکس بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

اقبال کا ایک خط صالح محمد ادیب تونسوی کے نام ایسا بھی لکھا ہے کہ جس پر تاریخ' اور سال کے ساتھ دن بھی لکھا ہے۔ یہ خط ۲۵' مئی ۳۱ء سوموار کو لکھا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے شاید ہی کسی خط کے ساتھ تاریخ اور دن لکھا ہو۔ عکس پیشِ نظر ہو تا تو صحیح صورتِ حال واضح ہو جاتی۔

Vol. 5 No.3 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

سید مظفر حسین برنی نے ہر جلد کے ہر صفحہ پر اور ہر خط کے حوالہ سے حواشی میں کسی نہ کسی طرح کوئی نہ کوئی وضاحت کی ہے۔کچھ شخصیات کے حوالہ سے بھی حواشی درج کیے ہیں ۔بعد ازاں ہر جلد کے آخر میں خطوط کے بعد حواشی کا نیا باب بنایا گیا ہے جس میں بہت سی شخصیات کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔جلد اول کے حواشی میں "۲۱۱" شخصیات کا ذکر ہے جبکہ اس میں تعلیقات کے حصہ کا نام سید مظفر حسین برنی نے متفرقات کے نام سے درج کیا ہے حالانکہ اسے بھی تعلیقات ہی کا حصہ ہونا چاہیے تھا۔جلد دوم کے حواشی میں "۲۰۲" شخصیات کا ذکر ہے اور ضمیمے کے خطوط سے بھی تین شخصیات کو حواشی کے ایک علیحدہ حصہ میں درج کیا گیا ہے۔

کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی جلد سوم کے حواشی میں تو سید مظفر حسین برنی نے کمال فن کا مظاہرہ کیا ہے کہ علیحدہ درج کی گئی شخصیات کے حواشی کے ساتھ ہر نام کے سامنے اس خط کی تاریخ اور سال بھی درج کیا ہے کہ جس سے متعلق وہ شخصیت ہے ان کی تعداد ۱۴۷ ہے۔

جلد چہارم کی وہ فہرست حواشی کہ جس میں تمام شخصیات کا ذکر موجود ہے۔ان کی تعداد ۱۰۷ ہے۔اس کے علاوہ ضمیمہ کے طور پر نئے ۵۲ خطوط بھی اس جلد میں منظرِ عام پر آئے ہیں ۔اس ضمیمہ کے بعد حواشی میں "۱۲" نئی شخصیات کی تفصیل بھی موجود ہے۔

جلد چہارم میں ان "تاروں اور پیغامات" کی تفصیل بھی موجود ہے جو اقبال نے بھیجے تھے۔بلکہ ان کے حاشیہ میں اُن کی تفصیل بھی موجود ہے جو واقعی نمایاں کام ہے۔

کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی جلد چہارم کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اس میں سابقہ تین جلدوں کی اغلاط کو درست کیا گیا ہے۔اس سے کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کی اہمیت میں اضافہ اور سید مظفر حسین برنی کی محنت کی قدر جیسی خوبیاں پیدا ہوئی ہیں اور ماہرینِ تحقیق کو ایک میسر معلوماتی خزانہ ہاتھ آیا ہے۔بشرطیکہ ہم اس سے استفادہ کریں۔اس مضمون کا مطالعہ اقبال کے خطوط میں دلچسپی کا باعث ثابت ہو گا۔خطوط کی فکری اور فنی خوبیوں کو جانچنے کی صلاحیت پیدا کرے گا اور خطوط کی اغلاط کی نشاندہی کی صلاحیت پیدا کرے گا۔اس طرح تحقیق اور تنقید کے نئے موضوعات جنم لیں گے۔اقبالیات کا دامن کشادہ ہو گا اور نئے ماخذوں میں توسیع کے مواقع جنم لیں گے۔فکرِ اقبال میں خطوط کو نئے سائنسی انداز سے پرکھ کر نئے موضوعات تخلیق کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس مضمون کا مطالعہ اس دلچسپی میں اضافہ کا باعث ثابت ہو گا۔

حوالہ جات

(۱) تحسین فراقی، ڈاکٹر، جہاتِ اقبال، لاہور: ۲ کلب روڈ، نومبر ۱۹۹۳ء، صفحہ ۹۲

(۲) تحسین فراقی، جہاتِ اقبال، صفحہ ۹۵

(۳) تحسین فراقی، جہاتِ اقبال، صفحہ ۹۹

(۴) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد چہارم، دہلی: اردو اکادمی، طبع اول ۱۹۹۸، صفحہ ۱۲۱۰

(۵) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد دوم، دہلی: اردو اکادمی، طبع دوم ۱۹۹۹ء، صفحہ ۵۱

(۶) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد دوم، صفحہ ۵۵

(۷) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہسید مظفر حسین برنی، جلد سوم، دہلی: اردو اکادمی، طبع اول ۱۹۹۹ء صفحہ ۵۷

(۸) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد سوم، صفحہ ۶۱

(۹) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد سوم، صفحہ ۶۳

(۱۰) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد سوم ، صفحہ ۹۱

(۱۱) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد سوم، صفحہ ۱۱۹

(۱۲) محمد اقبال، کلیاتِ مکاتیبِ اقبال، مرتبہ سید مظفر حسین برنی، جلد سومصفحہ ۱۳۸